تقویٰ کی حقیقت

پیشکش: دار السنه لالپوره
ترجمہ: فيصل بن علي الكشميري
نظر ثانی: استاد طارق بن علی بروہی (حفظہ اللہ)

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں [1]:

"اور جہاں تک تقویٰ کا تعلق ہے تو اس کی حقیقت ایمان اور ثواب کی غرض سے اللہ کی اطاعت پر عمل کرنا ہے چاہے وہ امر ہو یا نہی- پس وہ اللہ کے حکم کی بجا آوری کرے اس حکم پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے- اور وہ اللہ کی منع کردہ باتوں سے رک جائے اس کی ممانعت پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے عذاب کی وعید سے ڈرتے ہوئے

جیسے کہ طلق بن حبیب[2] نے فرمایا:((جب فتنہ ظاہر ہو جائے تو اس کو تقویٰ کے ذریعے سے دور کر دو- پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کی طرف سے آئے نور کی روشنی میں اور اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی اطاعت پر عمل کرے- اور تو اللہ تعالی کی طرف سے آئے نور کی روشنی میں اور اس کے عذاب اور پکڑ سے ڈرتے ہوئے اللہ کی معصیت اور نافرمانی کو چھوڑ دے))

اور یہ تقویٰ کی سب سے بہترین تعریفات میں سے ہے- کیونکہ بلاشبہہ ہر عمل کے لیے ایک آغاز اور ایک مقصد کا ہونا لازمی ہوتا ہے- پس عمل اطاعت اور قربت بن ہی نہیں سکتی جب تک اس کا آغاز و ممبع ایمان نہ ہو، کہ اس کو انجام دینے کی وجہ محض ایمان ہو، نہ کہ عادات، یا خواہش نفس، یا تعریف یا شہرت کی چاہت وغیرہ- بلکہ اس کا آغاز و ممبع محض ایمان ہو اور اس عمل کا مقصد اللہ کا ثواب اور اس کی رضامندی حاصل کرنا ہو، اور یہی احتساب ہے-

اسی لیے بہت سارے مقامات پر ان دونوں بنیادوں کو جوڑا گیا ہے- جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں:((جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے غرض سے رکھے...)) اور ((جس نے شب قدر کا قیام ایمان اور احتساب کے غرض سے کیا...)) [3] اور اسی جیسے دیگر اقوال۔"

---

[1] الرسالة التبوكية :مطبوع دار ابن حزم
[2] طلق بن حبیب تابعین میں سے ہیں (ت: قبل ۱۰۰)
[3]صحیح بخاری و مسلم